سوال

(96)کافروں سے مساجد کےلئے چندہ لینے کے بارے میں فقہاء کے اقوال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں سورہ توبہ کی 17ویں اور 18ویں آیات میں، مساجد کی دیکھ بھال کے سلسلے میں صریح حکم صادر ہے، فقہاء شافعی مسجد کی تعمیر ومرمت کےلیے کافروں سے چندہ لینا درست بتاتے ہیں۔ جبکہ حنفی فقہاء کے نزدیک یہ ناجائز ہے، البتہ اگرکوئی غیر مسلم کسی مسلم کوچندہ دے اور وہ مسلم مسجد کےلیے دے دے، تو ایسی صورت میں حنفی فقہاء کے نزدیک یہ ناجائز ہے، بشرطیکہ وہ پیسہ حرام کمائی کانہ ہو۔ بعض مفسرین اس کے جواز کےلیے حدیث رسول : ''ان اللہ لیؤید ہذا الدرین بالرجل الفاجر،، کوپیش کیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آج کے حالات کے پیش نظر مسجد کی تعمیر میں کافروں سے مالی تعاون لیناجائز ہے یا نہیں ؟

السائل : زین العابدین مدراس

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی غیرمسلم کے خواہ وہ ہندوہویاعیسائی یایہودی، مسجد سے تعلق رکھنے کی صورتیں دوہوسکتی ہیں :

(1) مسجد کی تعمیر میں مالی تعاون کا تعلق۔

(2) مسجد کی تولیت، خدمت، مجاوری، آبادکاری اورنگرانی۔

پہلی صورت کے دوطریقے ہوسکتےہیں :

ایک : یہ کہ مسلمان مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کامالی تعاون حاصل کرنے کےلیے خودان کے یہاں جائیں، اوران سے تعاون کی درخواست کریں اوراس کےلیے ان کے سامنے ہاتھ پھلائیں۔ یہ طریقہ ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اپنی عبادت گاہ (مسجد) کی تعمیر میں ان کی مالی امداد حاصل کرنے کےلیے جانا اورچندہ وصول کرنا، اسلامی غیرت کے بالکل منافی ہے۔

دوسرا طریقہ : یہ ہے کہ غیر مسلم بغیر ہمارے درخواست اورخواہش ظاہر کرنے کے ازخودمالی تعاون پش کرے، یا مسجد بنوا کر ہمارے حوالے کرکے ہماری تولیت دے دے۔ ایسی حالت میں مالی تعاون قبول کرنا اورمسجد کی تعمیر میں اس کاصرف کرنا بلاشبہ ہمارے نزدیک جائز اورمباح ہے، اس میں ہمارے نزدیک شرعا کوئی قباحت نہیں

ہے، لیکن اس طریقہ پر عمل کرنے کے لیے دو شرطیں ضروری ہیں :

پہلی : یہ کہ اس پیش کردہ مالی تعاون کی رقم بالکل حلال کمائی کی ہو، حرام کمائی مثلاً : جوا، شراب، سود وغیرہ کی نہ ہو۔ اور اس کی پیش کردہ مالی اعانت کے متعلق ہم کو پورا یقین واطمینان ہو کہ وہ صرف حلال کمائی ہی کی ہے۔ ، ،

دوسری شرط : یہ ہے کہ آئندہ غیر مسلم کی طرف سے مسجد کے معاملہ میں ''قانونا اور رواجا ، ، دخل دینے کا احتمال اور گنجائش نہ ہو، لیکن ہندوستان میں جیسے کچھ حالات ہونے جارہے ہیں، ان کے پیش نظر ان دونوں شرطوں کے پوری ہونے کے باوجود، ان کی مالی پیش کش قبول کرنا مصلحت کے خلاف ہے۔

مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ان کے تعاون مالی کی پیش کش قبول کرنے کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ قریش مکہ نے کعبہ کی تعمیر اپنی حلال وپاکیزہ کمائی سے کرائی تھی، جسے آنحضرت نے باقی رکھا، اور اس کا طواف کیا اور اس میں نماز ادا کی، اس سے بڑھ کر صورت مذکورہ کے جواز کی کوئی دلیل نہین ہو سکتی، اس بارے میں ائمہ اربعہ یا کسی اور امام کی فقہ اور فتویٰ دیکھنے کی قطعا کوئی ضرورت نہیں ہے۔

کسی غیر مسلم کے لیے مسجد سے تعلق بصورت تولیت یا مجاوری وخدمت وآبادکاری قطعا درست اور جائز نہیں ہے، ان کو ہرگز یہ حق پہنچتا کہ وہ ہماری مسجد کے ساتھ تولیت اور اس کی مجاوری وآبادکاری وخدمت کا حق جتائیں، یا کسی طرح یہ حق حاصل کرنے کی کوشش کریں، سورہ توبہ، میں صاف اور صریح ارشاد ہے : ما كانَ لِلمُشرِكينَ أَن يَعمُروا مَسـٰجِدَ اللَّهِ شـٰهِدينَ عَلىٰ أَنفُسِهِم بِالكُفرِ ۚ أُولـٰئِكَ حَبِطَت أَعمـٰلُهُم وَفِى النّارِ هُم خـٰلِدونَ ١٧ إِنَّما يَعمُرُ مَسـٰجِدَ اللَّهِ مَن ءامَنَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الـٔاخِرِ وَأَقامَ الصَّلو‌ٰةَ وَءاتَى الزَّكو‌ٰةَ وَلَم يَخشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسىٰ أُولـٰئِكَ أَن يَكونوا مِنَ المُهتَدينَ ١٨ ...التوبة

اس آیت میں عمارت مسجد سے مراد : اس کی تولیت اور آبادکاری اور مجاوری وخدمت وغیرہ ہے، مسجد کرانا یا اس کی تعمیر میں مالی تعاون پیش کرنے کے ذریعے حصہ لینا مراد نہیں۔
ہذا ماظہر والعلم عند اللہ املاہ عبید اللہ رحمانی المبارکفوری

25 1 1413ھ (سہ ماہی افکار عالیہ مؤناتھ بھنجن ج : 4، ش : 4 رمضان تا ذی القعدہ 1428ھ اکتوبر تا دسمبر 2007ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 196

محدث فتویٰ